اس کا علاج قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی مسلمان تعلیم سے بہت دور ہیں۔ اس کی وجہ جہاں
ہے کہ ان میں تعلیم کی اہمیت کا احساس ہی نہیں ہے وہاں یہ بھی ہے کہ رہنمایانِ ملت نے انہیں
ن قسم کا احساس و شعور پیدا کرنے کی کوشش ہی نہیں کی ہے۔ انہیں آسانی و راحت و آرام کے
ساتھ سیاست کے میدان میں جذباتی تقریروں اور بیانوں سے اپنی لیڈری چمکانے کی فکر و تدبیر
کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ دہلی جیسے بڑے شہر میں کوئی بھی مسلمانوں کا اپنا کالج نہیں ہے نہ ہی مسلم
لڑکیوں کا کوئی علیحدہ کالج بن سکا ہے۔ جبکہ مسلمانوں سے کہیں بہت کم تعداد میں سکھ اقلیت کے
کئی گرلز کالج ہیں اسکول ہیں۔ اس سے زیادہ ہماری اور بدبختی کیا ہوگی ـــ ایسی تاریک صورت
حال کی موجودگی میں ایک روشن و تابناک پہلو دکھائی دیا ہے۔ جس سے ہمیں خوشی و مسرت حاصل
ہوئی ہے کہ سیاسی رہنماؤں نے جو کام نہیں کیا ہے اسے دردمند حساس مسلم نوجوانوں نے کر دکھانے
کی ٹھان لی ہے۔ مرحوم و مغفور حاجی محمد عمر (لیس والے) مسلمان پنجابی برادری کی بڑی ہی مخیر
نیک اور قوم کی بے لوث خدمت کرنے والی شخصیت ہوئے ہیں۔ ان کے لائق و ہونہار صاحبزادے
پروفیسر ڈاکٹر عمر ریاض صاحب ہیں۔ بس کیا بتایا جائے کہ ان میں قوم کی خدمت کرنے کا کس قدر جذبہ
بھرا پڑا ہے۔ سیاسی بکھیڑوں سے دور تعلیمی میدان میں مسلم قوم کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشاں
و مستعد ہیں۔ مسلمان بچوں کو ابتدا سے اعلیٰ تعلیم سے سرشار کرنے کا انہوں نے خواب دیکھا اور
اپنے خواب کو عملی جامہ پہنایا اپنی ذاتی لگن و محنت کے ساتھ کریسنٹ اسکول کے نام سے نرسری
سے پانچویں کلاس تک کا قائم کیا۔ اسکول کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے بہترین بنانے
میں انہوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ آج الحمدللہ کریسنٹ اسکول بارہویں کلاس تک ہو گیا ہے اور
اس کے معیار کا یہ عالم ہے کہ دہلی کے موڈرن اسکول کا ہم پلہ ہے۔ موج پور دہلی میں کریسنٹ
سکول کی بڑی ہی عالیشان بلڈنگ زیر تعمیر ہے اندازہ ہے کہ اس پر تقریباً ۷۵ لاکھ روپیہ
رچ ہو چکا ہے۔ اس دور میں جبکہ مسلمانوں کی اقتصادی حالت کوئی زیادہ اچھی نہیں ہے۔
و تعلیم کے لیے وہ ابھی پوری طرح بیدار نہیں ہوئے ہیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر
پروفیسر ریاض عمر صاحب نے کریسنٹ اسکول کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے اور اس کی بلڈنگ بنانے
کے لیے ۷۵ لاکھ روپیہ کے حصول کے لئے کس قدر محنت و مشقت رات دن ایک کر کے کس کس طرح

پاپڑ بیلے ہوں گے۔ شاباش ہے ان کی مساعی جمیلہ کو ۔ ہر مسلمان کو ان کی محنت لگن کوشش کی پیروی و تقلید کرنی چاہیئے۔ تاکہ مسلم قوم کے بچے مستقبل میں حالات کا پروقار طریقے سے مقابلہ کر سکیں۔ اس ماڈرن دنیا میں اپنے دینی تشخص کو قائم رکھتے ہوئے اعلیٰ سوسائٹی میں جینے اور رہنے کے قابل بن سکیں۔ دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم ضروری ہیں۔ اور جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض عمر اپنی انتھک کوششوں سے اس حقیقت کو عملی جامہ پہنانے کی سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان نیک کوششوں اور ملت کی ترقی و فلاح و بہبودگی اور تعلیمی لحاظ سے ان کی سربلندی کے لئے مساعی جمیلہ میں خیر و برکت اور ترقی عطا فرمائے۔

پروفیسر ریاض عمر کو خدمت ملی کا جذبہ اپنے آباؤ اجداد سے ہی ملا ہے ان کے والد مرحوم حاجی محمد عمر پریس والے علماء کرام کی خدمت میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہے اور مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے تو ان کو والہانہ عقیدت تھی۔ ان کے صاحبزادے پروفیسر محمد ریاض عمر بھی اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام ہے ان کو جذبہ خدمت خلق و خدمت ملت ورثہ میں ملا ہے۔

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽